Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

خطبہ نمبر ۱۵

روزنامہ

الفضل لاہور

مشرح چندہ

یوم چہار شنبہ

۲۷ رجب ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲۳ شہادت ۱۳۳۱ ہش | ۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ اپریل:- مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت درد کے دورے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

معائنہ حلقہ گوجرانوالہ کی تنسیخ!

جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت ام المومنینؓ کی وفات کی وجہ سے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا ۲۲-۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء کا دورہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔

حضرت ام المومنینؓ کے جسد اطہر کی تدفین
ریڈیو پاکستان کی نشر کردہ اطلاع

لاہور ۲۲ اپریل بوقت شام کو ۵ بج کر بیس منٹ پر ریڈیو پاکستان لاہور سے سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسد اطہر کی تدفین اور نماز جنازہ کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں خبر نشر کی:-

"آج ربوہ میں سلسلہ احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کی وفات کل ۲۰ اپریل بروز اتوار ربوہ میں ہوئی تھی۔ ایک بڑے مجمع نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ ان کے بڑے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے موجودہ امام ہیں۔"

اشکبار آنکھوں۔ محزون قلوب اور درد مندانہ دعاؤں کے درمیان

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کا جسد اطہر سپرد خاک کر دیا گیا

ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے ہزارہا احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

ربوہ ۲۲ اپریل۔ آج صبح آٹھ بجکر ۲۲ منٹ پر کم و بیش چھ سات ہزار مومنین نے اشکبار آنکھوں۔ محزون قلوب اور اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی رقت اور سوز و گداز سے معمور دعاؤں کے ساتھ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسد اطہر کو سپرد خاک کر دیا۔ اور اس طرح اس مقدس وجود کا اس دنیائے فانی سے آخری تعلق بھی منقطع ہو گیا۔ جس کی خود اللہ تعالیٰ نے عرش پر تعریف فرمائی۔ اور جو اس زمانہ کے عظیم الشان مامور سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجیت میں داخل ہو کر حضور ہی کی ذات بابرکات کا ایک حصہ بن چکا تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

جنازہ اٹھانے کا منظر

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ اندرون خانہ سے اٹھا کر چھ بجکر ایک منٹ پر قادت میں باہر لایا گیا۔ اس وقت خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نونہال اسے تھامے ہوئے تھے۔ تابوت کو ایک چارپائی پر رکھ دیا گیا جس کے دونوں طرف لمبے بانس اس غرض سے بندھے ہوئے تھے۔ تاکہ ایک وقت میں زیادہ دوست کندھا دینے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ اس وقت تک ملک کے کونے کونے سے ہزاروں احمدی مرد و زن پہنچ چکے تھے۔ جو اپنی مادر مشفق کے لئے سوز و گداز سے دعائیں کرنے میں مصروف تھے چھ بجکر پانچ منٹ پر جنازہ اٹھایا گیا۔ جب کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد دیگر افراد جنازے کو کندھا دے رہے تھے ساتھ ساتھ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی دعائیں بعض اوقات خاموشی کے ساتھ اور بعض اوقات کسی قدر بلند آواز سے پڑھ رہے

تھے۔

باری باری کندھا دینے کا انتظام

چونکہ احباب بہت بڑی تعداد میں آچکے تھے اور ہر دوست کندھا دینے کی سعادت حاصل کرنے کا متمنی تھا۔ اس لئے رستے میں یہ انتظام کیا گیا۔ کہ اعلان کر کے باری باری مختلف دوستوں کو کندھا دینے کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام۔ امراء صوبجات اضلاع بائیں کے نمائندگان۔ بیرونی ممالک کے مبلغین غیر ملکی طلباء۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید مدارس مجالس خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ کے نمائندگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ مختلف مقامات کی جماعتوں نے بھی وقفے وقفے سے جنازہ کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد نے شروع سے آخر تک کندھا دیئے رکھا۔

نماز جنازہ۔ رقت کا ایک خاص عالم!

چھ بجکر چھبیس منٹ پر تابوت جنازہ گاہ میں پہنچ گیا جو موصیوں کے قبرستان کے ایک حصہ میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی مساعی سے قبلہ رخ خطوط لگا کر تیار کی گئی تھی۔ صفوں کی درستی اور گنتی کے بعد سات بجکر پانچ منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ شروع فرمائی۔ جو سات بجکر سترہ منٹ تک جاری رہی۔ نماز میں رقت کا ایک ایسا عالم طاری تھا۔ جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

نماز جنازہ کے بعد تابوت مجوزہ قبر تک پہنچایا گیا جہاں حضرت اماں جانؓ کو امانتاً دفن کرنا تھا۔ قبر سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت قبرستان موصیان ربوہ کا ایک قطعہ مخصوص کر دیا گیا تھا۔ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ اس لئے نظم و ضبط کی خاطر مجوزہ قبر کے اردگرد ایک بڑا حلقہ قائم کر دیا گیا۔ جس میں جماعت کے مختلف طبقوں کے نمائندگان کو بلا لیا گیا۔ چنانچہ صحابہ کرام مختلف علاقوں کے امراء۔ افسران صیغہ جات۔ بیرونی مبلغین۔ غیر ملکی طلباء اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کو اس حلقہ میں بلا کر شمولیت کا موقع دیا گیا۔

پونے آٹھ بجے تابوت کو قبر میں اتارا گیا۔

اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تعالیٰ اور تمام حاضر الوقت اصحاب نہایت رقت اور سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھے۔ وقت کا یہ سماں اپنے اندر ایک خاص روحانی کیفیت رکھتا تھا۔

تابوت رکھے جانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۶ بجکر ۲۲ منٹ پر قبر پر سنت مبارک سے مٹی ڈالی۔ جس کی تمام احباب نے اتباع کی۔ جب قبر تیار ہو گئی۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پھر مسنون طریق پر مختصر دعا فرمائی۔ اور اس طرح سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے جسد اطہر کو سپرد خاک کر دیا گیا۔
انا للہ و انا الیہ راجعون

تجہیز و تکفین

کفن کے لئے ایک تھان حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا اپنے ہمراہ قادیان سے لائی ہوئی تھیں۔ اور اکثر فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں نے یہ اپنے کفن کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اس تھان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ململ کا مستعمل کرتہ بھی رکھا ہوا تھا۔ کہ یہ کفن کے ساتھ ان کو پہنایا جائے۔ چنانچہ غسل کے بعد پہلے کرتہ پہنایا گیا۔ اور اس پر کفن پہنایا گیا۔

جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد

جنازہ میں شرکت کرنے والے احباب کا اندازہ پندرہ اور بیس ہزار کا ہے۔ جو پاکستان کے ہر علاقہ اور ہر گوشہ سے آئے ہوئے تھے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات کے فوراً بعد بذریعہ ایکسپریس تار خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کو اور جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے افراد کو اس سانحہ کی اطلاع بھجوا دی گئی تھی۔ اور جماعت کے اخلاص کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جنازہ ۲۲ اپریل کی صبح کو ہو۔ تاکہ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو سکیں۔ چنانچہ ۲۲ کی صبح تک ہر علاقہ سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی مرد و زن ربوہ میں پہنچ چکے تھے۔ پشاور سے لے کر کراچی تک کی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ ۲۱ اپریل کی شام کو جب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کا موقع مستورات کو دیا گیا۔ تو قریباً ڈیڑھ ہزار مستورات نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور ابھی ایک بڑی تعداد باقی رہتی تھی۔

نماز جنازہ کے وقت احباب کی ۲۵ صفیں تھیں۔ اور ہر ایک میں کم و بیش اڑھائی صد بلکہ اس سے بھی زیادہ آدمی کھڑے تھے۔ بعض مستورات بھی اپنے شوق سے اور اخلاص میں جنازہ گاہ تک پہنچ کر شریک نماز ہوئیں۔

تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شامل ہونے والوں میں پندرہ سولہ غیر ملکی طلبہ بھی تھے۔ جو دنیا کے مختلف حصوں سے دین سیکھنے اور خدمت دین میں اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ ان غیر ملکی طلبہ میں چین۔ جاوا۔ سماٹرا۔ ملایا۔ برما۔ شام۔ مصر۔ سوڈان۔ حبشہ۔ مغربی افریقہ۔ جرمنی۔ انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے طلباء شامل تھے۔

علالت کے آخری ایام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ذریعہ جن حالات کا علم ہوا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ام المومنین قریباً دو ماہ سے بیمار تھیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق گردوں کے فعل میں نقص پیدا ہو جانے سے بیماری کا آغاز ہوا۔ اور پھر اس کا اثر دل پر اور تنفس پر پڑنا شروع ہوا۔ بیماری کے حملے وقتاً فوقتاً بڑی شدت اختیار کرتے رہے لیکن آپ نے ان تمام شدید حملوں میں نہ صرف کامل صبر و شکر کا نمونہ دکھایا۔ بلکہ بیماری کا بھی نہایت ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس عرصہ میں لاہور سے باترتیب ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ صاحب۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب بلوچ اور ڈاکٹر محمد یوسف صاحب علاج کے لئے بلائے جاتے رہے۔ ان کے ساتھ مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب بھی ہوتے تھے۔ لیکن وقتی افاقے کے سوا بیماری میں کوئی تخفیف کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ اس کے بعد حکیم محمد حسن صاحب قرشی کو بھی بلا کر دکھایا گیا۔ جن کے ساتھ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بھی تھے۔ لیکن ان کے علاج سے بھی کوئی تخفیف کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ مقامی طور پر صاحبزادہ ڈاکٹر منور احمد صاحب بھی حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے معالج تھے۔ جن کے ساتھ بعد میں مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی شامل ہو گئے۔ اور چند دن کے لئے درمیان میں ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے بھی علاج میں حصہ لیا۔ انتظامی سہولت اور نگرانی کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مستورات اور بچیوں کا انتظام کیا گیا تھا جو نہایت تندہی کے ساتھ خدمت میں لگے رہے

بالآخر ۲۰ اپریل ۱۹۵۲ء کی صبح کو ساڑھے تین بجے کے قریب دل میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے جو فوری علاج کے نتیجہ میں کسی قدر کم ہو گئے مگر دن بھر دل کی کمزوری کے حملے ہوتے رہے اس عرصہ میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے ہوش و حواس خدا کے فضل سے اچھی طرح قائم رہے۔ صرف کبھی کبھی عارضی غفلت سی آتی تھی۔ جو جلد دور ہو جاتی تھی۔ بیس تاریخ کی شب کو پونے نو بجے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا نے دل میں زیادہ تکلیف محسوس کی۔ اور اس کے ساتھ ہی تنفس بگڑنا شروع ہو گیا۔ اور نبض کمزور پڑنے لگی۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے خود ہی ٹیکے وغیرہ لگائے۔ مگر کوئی افاقہ کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ اس وقت حضرت [illegible]

سے فرمایا۔ کہ قرآن شریف پڑھو۔ چنانچہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے صاحبزادے میر محمود احمد صاحب نے قرآن شریف پڑھ کر سنایا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا۔ دعا کریں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض قرآنی دعائیں کسی قدر اونچی آواز سے پڑھیں۔ اور دیر تک پڑھتے رہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ خود حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا بھی دعا میں مصروف ہیں۔ آپ کی نبض اس وقت بے حد کمزور ہو چکی تھی۔ بلکہ اکثر اوقات محسوس تک نہیں ہوتی تھی۔ لیکن ہوش و حواس بدستور قائم تھے۔ اور کبھی کبھی آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد نظر ڈالتی تھیں۔ اور آنکھوں میں شناخت کے آثار بھی واضح طور پر موجود تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تھوڑے عرصہ کے لئے ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت باہر تشریف لے جانے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ حضرت اماں جان رض کے سامنے بیٹھ کر دعائیں کرتے رہے۔ اس وقت بھی حضرت اماں جان رض آنکھ کھول کر دیکھتی تھیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دعا میں مصروف ہیں۔ دیگر عزیز بھی چارپائی کے ارد گرد موجود تھے۔ اور اپنے اپنے رنگ میں دعائیں کرتے اور حسب ضرورت خدمت بجا لاتے تھے۔

سوا گیارہ بجے شب کے بعد حضرت ام المومنین رض نے اشارۃً کروٹ بدلنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ لیکن کروٹ بدلتے ہی نبض کی حالت اور زیادہ گر گئی۔ اور چند منٹ کے بعد تنفس زیادہ کمزور ہونا شروع ہو گیا۔

بالآخر ساڑھے گیارہ بجے شب حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی روح اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات کے وقت حضرت ام المومنین رض کی اولاد میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آپ کے پاس موجود تھے۔ البتہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اس وقت موجود نہ تھے۔ آپ چند دن قبل ربوہ آ کر لاہور واپس تشریف لے گئے تھے۔ اور وفات کی خبر ان کو [illegible] پہنچی

عمر اور دیگر کوائف

وفات کے وقت حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی عمر پچاسی اور چھیاسی سال کے درمیان تھی آپ دہلی کے ایک مشہور سید خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جس کا سلسلہ حضرت خواجہ میر درد سے ملتا ہے۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ۱۸۸۴ء میں ہوئی۔ جس وقت کہ آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جو ۱۹۰۸ء میں ہوا چوالیس سال زندہ رہیں اور اپنی تمام زندگی میں کامل تقویٰ طہارت۔ صبر و رضا اور توکل الی اللہ کا نمونہ دکھایا بیماری کے ایام میں بھی جبکہ بیماری کے سخت سے سخت حملے ہوتے رہے دریافت کرنے پر آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ طبیعت اچھی ہے اور کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا زبان پہ نہیں لائے۔ بلکہ نہایت ہمت اور صبر کے ساتھ بیماری کے ایام گزارے

ہمدردی کے پیغامات

پاکستان اور ہندوستان کے مختلف مقامات سے ہمدردی کی سینکڑوں تاریں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناظر صاحب اعلیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے نام پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچ رہی ہیں۔ تاروں کی کثرت دیکھ کر محکمہ تار نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بیماری کے ایام سے ہی ایک سگنیلر عارضی طور پر ربوہ میں زیادہ کر دیا تھا۔ لیکن دو سگنیلروں کے باوجود تاروں کی اتنی کثرت ہے۔ کہ وہ اسے بمشکل سنبھال سکتے ہیں۔

ہمدردی کے اظہار کے لئے بعض غیر احمدی معززین بھی باہر سے تشریف لائے ہیں۔

غیر مبائع اصحاب میں سے مکرم مرزا مسعود بیگ صاحب لاہور سے اور مکرم مولوی عبد اللہ جان صاحب پشاور سے تشریف لائے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیز دلدار احمد صاحب ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد حیات مدرس کھاریاں ضلع سرگودھا۔

(۲) میرے بھائی پر ایک مقدمہ ہے احباب اس کی باعزت بریت کیلئے دعا کریں۔ سعیدہ بیگم لاہور

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۱۵

پختہ کار اور متقی نمائندے چننے کیلئے ضروری ہے کہ تم اپنی شخصیت اور انفرادیت کو پختہ کرو

اگر تمہارے نمائندے پختہ کار اور متقی ہوں گے تو وہ صحیح مشورہ دیں گے اور وہ مشورہ پورا بھی ہوگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرسلہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

نوٹ:۔ اس سے پہلے کے چار پانچ خطبے چھپنے باقی ہیں وہ بعد میں شائع کئے جائیں گے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے [illegible] کے بعد ہماری مجلس شوریٰ کا [illegible] شروع ہوگا جیسا کہ آپ جانتے ہیں شوریٰ جماعت کے نمائندوں کی ایک مجلس ہے۔ [illegible] معاملات میں عموماً اور سالانہ میزانیہ پر بحث کی جاتی ہے اور مشورے لئے جاتے ہیں اور مشورے دئیے جاتے ہیں۔ مال دنیا میں آتے بھی ہیں اور خرچ بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں لوگ مشورے دیتے بھی ہیں اور مشورہ لینے والے مشورہ لیتے بھی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کئی مشورہ لینے والے اور مشورہ دینے والے

صحیح راہ

سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ کئی روپے کو خود بخود خرچ کرنے والے اپنے خرچ میں زیادہ محتاط ہوتے ہیں لیکن مشورہ لے کر کام کرنے والے یا مشورہ دینے والے بسا اوقات بے احتیاطیاں کر جاتے ہیں یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو دنیا کی ہر قوم میں پائی جاتی ہے اور ہر زمانہ میں اس کی مثال ملتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت کتنی ہی خوش شکل اور کتنے ہی اعلیٰ اصول پر بنی ہوئی مشین کیوں نہ ہو جب تک پرزے اچھے نہ ہوں مشین کی بناوٹ اور اصول کام نہیں دے سکتے۔ ہمارے ملک میں ایک مشہور مثال ہے کہ سو سیانے اکو مت یعنی اگر سو عقل مند مشورہ دیں گے تو وہ ایک ہی بات کا مشورہ دیں گے کیونکہ حقیقت ایک ہے اور عقل مند حقیقت تک پہنچ جاتا ہے پس چاہے ایک عقل مند ہو۔ دس عقل مند ہوں یا سو عقلمند ہوں وہ

ایک ہی بات لیں گے

اور اس کے مقابلہ میں چاہے سو بیوقوف جمع ہو جائیں ان کی باتیں بیوقوفی پیدا کریں گی تم دس کھوٹے پیسوں سے ایک کھرا پیسہ نہیں بنا سکتے۔ تم دس جھوٹ سے ایک سچ نہیں بنا سکتے اسی طرح جب تک کسی قوم کے افراد اپنے اندر صحیح تبدیلی پیدا نہ کریں یا وہ اپنے اندر سچا تقویٰ نہ پیدا کریں۔ وہ اپنے اندر میانہ روی

کی روح پیدا نہ کریں۔ وہ اپنے اندر سوچنے اور فکر کرنے کی روح پیدا نہ کریں یا وہ اپنے اندر عقل اور دانائی سے کام لینے کی روح پیدا نہ کریں۔ اس کے نمائندے بھی حقیقت، صحیح رستہ اور سچائی سے ایسے ہی دور ہونگے جیسے اس جماعت کے افراد جس کا کوئی نمائندہ نہیں ہوتا۔ پس یہ جو ہم شورے کرتے ہیں اس غرض کو تو پورا کرتی ہے کہ اگر جماعت کے افراد صحیح ہوں تو

شوریٰ

مفید ہو سکتی ہے لیکن اس غرض کو پورا نہیں کرتی۔ کہ اس کے افراد ٹھیک ہوں۔ افراد کا ٹھیک ہونا ان کے اپنے ارادے اور کوشش کے صحیح ہونے پر مبنی ہے۔ یہ وہ کام ہے جو آپ لوگ کر سکتے ہیں۔ کوئی نمائندہ نہیں کر سکتا۔ دل کی اصلاح کے لئے انسان کی اپنی جدوجہد کی ضرورت ہے اس کی اپنی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر تم ٹھیک ہو جاؤ تو تمہاری شوریٰ اور مشورے بھی ٹھیک ہو جائیں اور پھر صحیح مشورے پورے بھی ہو جائیں۔ کیونکہ اگر تم صحیح ہو گے تو تم اپنے مشوروں کو پورا کرنے کی کوشش کرو گے۔ لیکن اگر افراد صحیح نہیں تو نمائندے چونکہ انہی میں سے ہوں گے اور وہ ٹھیک نہیں ہوں گے۔ اس لئے جب نمائندہ عقل و خرد۔ تقویٰ اور میانہ روی سے عاری ہو تو اس کا مشورہ بھی ٹھیک نہیں ہوگا اور اگر اتفاقاً کوئی مشورہ ٹھیک ہو بھی تو اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری اصلاح نہیں ہوگی تو تمہارا سارا وقت خراب ہوگا اور اگر نمائندے

غلط مشورہ

دیں گے تو اس پر عمل بھی نہیں ہوگا۔ یہ ساری کنجی فرد کے ہاتھ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام انفرادیت پر خاص زور دیتا ہے۔ کیپٹل ازم اور

کمیونزم میں جو ٹکراؤ ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ انفرادیت اور اجتماعیت میں توازن قائم نہیں رکھا جاتا۔ اسلام انفرادیت کو اس نقطۂ نگاہ سے نہیں لیتا جس نقطۂ نگاہ سے اسے کمیونزم لیتی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ جو قوم انفرادیت کو مار دیتی ہے اس میں ترقی کی روح باقی نہیں رہتی۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ تم ایک پہیے کو دھکا دیتے ہو تو وہ کچھ دور تک چلا جاتا ہے لیکن ہر ایک وقت تک ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص جب پہیے کو دھکا دے گا تو وہ سیدھا چل پڑے گا اور کچھ دور تک وہ چلتا جائے گا۔ کیونکہ پہیے میں یہ خاصیت ہے کہ وہ دھکا دینے سے کچھ دور تک چلا جاتا ہے۔ اور دیکھنے والا یہ خیال کر سکتا ہے کہ شاید اس میں روح ہے یا شاید اس میں دماغ ہے۔ لیکن پچاس ساٹھ گز کے بعد وہ گر جائے گا۔ لیکن ایک انسان میلوں میل چلے گا اس لئے کہ اس میں

دماغ ہے ارادہ ہے

ایک پہیہ دھکا دینے سے میلوں میل نہیں چلے گا بلکہ کچھ دور جا کر گر جائے گا۔ اس لئے کہ انسان میں انفرادیت پائی جاتی ہے۔ لیکن پہیے میں انفرادیت نہیں پائی جاتی۔ ایک پرزہ کو دھکا دو تو تھوڑی دور جا کر اس کی حرکت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن چلنے والا انسان پرزہ نہیں وہ ایک مستقل وجود ہے اس کی انفرادیت زندہ ہے۔ اس کے اندر ارادہ اور مقصد پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک چلتا جائے گا جب تک اس کا مقصد پورا نہ ہو۔ مگر پہیہ ایسا نہیں کرے گا۔ اسلام انفرادیت کو ایک قیمتی وجود قرار دیتا ہے۔ اور اس پر خاص زور دیتا ہے۔ پس تم اپنی

شخصیت اور انفرادیت

کو پختہ کرو۔ اگر تم اجتماعی روح کے ساتھ انفرادیت اور شخصیت کی روح کو اجاگر کرو گے تو تم جن لوگوں کو اپنا نمائندہ چنو گے وہ پختہ کار اور متقی ہوں گے اور اگر نمائندے پختہ کار اور متقی ہوں گے تو جو مشورہ وہ دیں گے وہ صحیح ہوگا اور جو مشورہ وہ دیں گے وہ پورا بھی ہوگا۔ کیونکہ اگر تم پختہ کار اور متقی نمائندے چنو گے تو تم بھی پختہ کار اور سنجیدہ بنو گے اور ان کے مشورہ پر عمل کر کے دکھا دو گے۔ تم اس جگہ کو صحیح بناؤ تا تمہارا نام صحیح نتائج پیدا کرے اور وہ کام جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اسے جاری کیا ہے یا اس نے اسے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ ہو بھی جائے اور ہمارے ہاتھوں سے بھی ہو جائے۔

آہ! حضرت اُمّ المومنینؓ

(از عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے ربوہ)

کیوں ہر طرف ہے حشر بپا۔ اے میرے خدا
کون اِس جہاں سے روٹھ گیا اے میرے خدا
بوئے عدن سما نہ سکی اِس زمین پر
ہے اِس زمیں سے ہم کو گلا اے میرے خدا

صبر و سکون و تاب و رضا کا جگر کہاں
صبر و سکوں ہیں کس کی دوا۔ اے میرے خدا
کیا مُدّعا ہے نوعِ بشر کا حیات میں
کیا چیز ہیں فنا و بقا اے میرے خدا

وہ دُرِّ بے بہا کہ جو اُس کا نشان ہے
رہتا ہے دلفگار سدا۔ اے میرے خدا
رحمت کی اِک نظر کہ تجھی پر نظر ہے آج
کوئی نہیں ہے تیرے سوا۔ اے میرے خدا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۵۲ء

یتزوج ویولد لہٗ ——— لامہدی اِلّا عیسیٰؑ

جس مسیح علیہ السلام کی آمد کی خبر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے

یتزوّج ویولد لہ

یعنی مسیح جب آئے گا۔ تو وہ نکاح کرے گا۔ اور اس کے اولاد بھی ہوگی۔ ایک حدیث میں اس بات کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ

لامہدی الّا عیسےٰؑ

یعنی جس الامام المہدی کی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ وہ وہی ہے جس کا دوسرا نام عیسےٰؑ ہے۔ اگر غور کیا جائے تو ایک ہی موعود کے ان دونوں ناموں کی وجہ کھل جاتی ہے۔ مہدی اس لحاظ سے نام رکھا گیا ہے کہ وہ موعود ایک پہلو سے امتی ہوگا۔ اور عیسےٰؑ اس لئے کہ وہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ وہ مسیح ہوگا مگر مسیح موسوی نہیں ہوگا۔ بلکہ مسیح محمدی ہوگا۔ مسیح موسوی صرف بنی اسرائیل کے لئے اور شریعت موسوی کے احیاء کے لئے آیا تھا۔ کیونکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے لئے ہی تھے۔ مسیح محمدی شریعت محمدی کے احیاء کے لئے اور تمام عالم کے لئے آئے گا۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین ہیں۔

دونوں میں یہ تو ایک کام کی وسعت کا فرق ہے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں میں ایک بین ظاہری فرق یہ بھی ہوگا۔ کہ جہاں مسیح موسوی نے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور کوئی اولاد پیدا نہیں کی تھی۔ وہاں مسیح محمدی علیہ السلام نکاح بھی کرے گا۔ اور اس کے اولاد بھی ہوگی۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی حدیث صحیح ہے کہ

النکاح سنتی من ترک

سنتی فلیس منی

چونکہ موعود مسیح محمدی محمد رسول اللہ کا امتی اور اس لئے آپ ہی میں سے ہونا تھا اس لئے آسمان پہ لازمی ٹھہرایا گیا کہ

یتزوج ویولد لہ

وہ ضرور نکاح کرے گا۔ اور ضرور اولاد پیدا کرے گا

حضرت ولی نعمت اللہ شاہ علیہ الرحمۃ کی مشہور ومعروف پیشگوئی سے بھی جو یقیناً آپ نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر ہی کی ہے۔ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا پیشگوئی کی تائید وتصدیق ہوتی ہے۔ جہاں وہ الامام المہدی کا ذکر فرماتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں

پسرش یادگار مے بینم

یعنی مہدی موعود علیہ السلام کا ایک بیٹا ہوگا۔ جو یادگار ہوگا۔ گویا آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "یتزوج ویولد لہ" کی تشریح فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ "یولد لہٗ" کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسیح موعود یا الامام المہدی کا ایک بیٹا خاص ایسا پیدا ہوگا۔ جو آپ کا قائمقام ہو کر آپ کے کام کو آگے بڑھائے گا۔

پھر حضرت ولی نعمت اللہ شاہ رحؒ کی پیشگوئی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری حدیث "لامہدی الّا عیسےٰ" کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ احادیث میں مہدیؑ اور عیسےٰؑ دو نام ایک ہی موعود کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ کیونکہ جو بات یتزوج ویولد لہ حدیث میں عیسےٰؑ کے نام سے بیان ہوئی ہے۔ وہی حضرت ولی نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئی میں الامام المہدی کے نام سے بیان ہوئی ہے۔

حاصل کلام یہ کہ احادیث میں جو کچھ موعود مہدی یا عیسےٰؑ کے لئے کہا گیا ہے۔ وہ ایک ہی موعود ہستی کے لئے کہا گیا ہے۔ اور نہ صرف حدیث نبوی ہی سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت ولی نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئی نے بھی اس پر مہر تصدیق لگا دی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ وہ "موعود" ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی کہلائے گا۔

اس بات کو سمجھ لینے کے بعد ان تمام احادیث کی توضیح بھی اب آسان ہو جاتی ہے۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ حضرت الامام المہدی کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ گویا موعود اگرچہ نبی کہلائے گا مگر ہوگا امتی۔ اسی بات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام میں بھی واضح کیا گیا ہے۔

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یعنی اللہ تعالےٰ کا جری جو انبیاء علیہم السلام کے لباس میں ہے۔ "جری اللہ" کا ٹکڑا وہ شان ظاہر کرتا ہے جو مہدیؑ کے نام کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اور فی حلل الانبیاء کا ٹکڑا وہ شان ظاہر کرتا ہے جو عیسےٰؑ کے نام سے ظاہر ہوتی ہے۔ مہدی وہ جری اللہ ہے جو احیائے اسلام کرے گا جو از سر نو دین اسلام کو سب ادیان پر غالب کریگا اور وہ عیسےٰؑ کا نام اسلئے پائے گا۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح اس کو بھی نبوت کا لباس دیا جائے گا۔ لیکن چونکہ یہ نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی پرتو ہوگی۔ اس لئے فی حلل الانبیاء کہا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق ثابت شدہ ہے کہ ع

حسن یوسف دمِ عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ذیل میں ہم حضرت خواجہ میر محمد ناصر رحؒ بانی طریقہ محمدیہ اور والد ماجد میر درد رحؒ کا ایک کشف درج کرتے ہیں۔ جس میں حدیث "یتزوج ویولد لہ" اور حضرت شاہ نعمت اللہ کی پیشگوئی

"پسرش یادگار مے بینم"

کی ایک واضح اور ٹھوس صورت کے ظہور پذیر ہونے کی طرف بدیہہ اشارہ پایا جاتا ہے جس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ الامام المہدی والمسیح الموعود کے ظہور کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے۔ کشف حسب ذیل ہے۔

"تاریک کمرہ یکدم غیر معمولی روشنی سے منور ہو گیا۔ اور ایک خوبصورت نوجوان جس کے سر پر ایک جواہر نگار تاج تھا سامنے آیا۔ اور آگے بڑھ کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا

"اے محمد ناصر یہ کیا جبر وستم ہے جو تو اپنے نفس پر کرتا ہے ....."

تب انہوں نے دریافت کی کہ آپ اپنے اسم مبارک سے مجھے آگاہ فرمائیں اس پر انہوں نے فرمایا کہ

"میں حسن مجتبےٰ ابن علی مرتضےٰ ہوں اور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے ماتحت تمہارے پاس آیا ہوں تا تجھے ولایت اور معرفت سے مالا مال کروں"

اس کے بعد حضرت امام حسن نے فرمایا کہ ..

ایک خاص نعمت تھی جو خانوادہ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتدا تجھ پر ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوگا۔" (میخانہ درد)

آج ام المومنینؓ اس دارِ فانی میں نہیں

سردار رشید قیصرانی

آفتابِ احمدیت کی درخشندہ کرن
آج ضو افشاں فضائے آسمانی میں نہیں
آج غم انگیز ہے یہ وسعتِ کون ومکاں
آج امّ المومنینؓ اس دارِ فانی میں نہیں

جس کے دم سے ظلمتوں میں نور کی بارش ہوئی
جاذبِ اکرامِ ربانی رہا جس کا وجود
مصلحِ اقوامِ عالم کو دیا جس نے جنم
منبعِ انوارِ یزدانی رہا جس کا وجود

جس کو حاصل تھا مسیحا کی رفاقت کا غرور
عہدِ حاضر کے لئے تھی جو مقدس یادگار
جس کے دم سے میرے آقا کا چمن پھولا پھلا
چل بسی وہ چھوڑ کر اپنے مقدس برگ وبار

وہ مکینِ عرش اب قیدِ مکانی میں نہیں
آج امّ المومنینؓ اس دارِ فانی میں نہیں

خواجہ محمد ناصرؒ سے بھی پہلے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

واقول لولا عجبًا لم یسمعہ احدٌ وما اخبر بہ مخبر باعلام اللہ تعالیٰ ایای و بفضلہٖ وکرمہٖ آنچہ بعد از ہزار و چند سال از زمانِ رحلتِ آنسرور علیہ و آلہ الصلوات والتحیات زمانے میآید کہ حقیقتِ محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد و ایں زمان حقیقتِ محمدی حقیقت احمدی نام یابد۔ و مظہر ذاتِ احد جل سبحانہٗ گردد۔" (رسالہ مبدا و معاد ص۵۸)

یعنی میں ایک عجیب بات خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور اس کے خبر دینے سے بتاتا ہوں۔ جسے کسی نے نہیں سنا۔ اور نہ آج تک کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے۔ جبکہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائے گی۔ یعنی حقیقتِ محمدیت جو اپنے اندر جلالی رنگ رکھتی ہے۔ حقیقتِ کعبہ سے جو من دخلہٗ کان اٰمنا۔ امن اور سلامتی کی وجہ سے جمالِ الٰہی کا مظہر ہے۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مکی زندگی جو جمالِ زندگی ہے کی طرف لوٹ جائیں گے۔ اور وہی اصل زندگی ہے۔ کیونکہ اس زندگی پر دشمن کا کوئی اعتراض نہیں۔ جو مدنی زندگی ہے۔ اس وقت حقیقتِ محمدی حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور احدیت خدا کی صفتِ احد کا مظہر ہوگی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات کو ملاحظہ فرمایئے۔ جس پر دشمنانِ حق نے بڑی ہنسی اڑائی ہے۔ جن سے حضور اقدس علیہ السلام نے اپنے ابن مریم ہونے کا استدلال کیا ہے۔

"اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے۔ تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷ لم)

اب ان احادیث نبوی اور کشوف پر جو ایک خاص عروجی ترتیب کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی حضرت ولی نعمت اللہ شاہ رحم۔ حضرت خواجہ محمد ناصر رحم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وارد ہوئے ہیں۔ ایک مجموعی حیثیت سے نظر ڈالیے اور پھر اس حقیقت کو دیکھئے۔ کہ طریقہ محمدیہ کے آخری جانشین خواجہ امیر ناصر رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوا۔ سلسلہ محمدیہ سلسلہ الامام المہدی میں جس کا دوسرا نام عیسیٰ بن مریم ہے اور جس کا نام بقول مجدد الف ثانی حقیقت احمدی ہے۔ فی الواقعہ مدغم ہو گیا۔ اور اس طرح احادیث نبوی اور ان بزرگان اسلام کے کشوف نہ صرف باطنی رنگ میں بلکہ ظاہری رنگ میں بھی حرف بحرف پورے ہو گئے۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ بالکل صحیح ہے۔ کہ میں ہی مہدیٔ مسعود اور میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اور آپ کا یہ دعویٰ اگرچہ ہر طرح ثابت ہے۔ مگر اس کو ظاہری رنگ میں ثابت کرنے کے لئے حضرت سیدۃ النساء ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وجود ایک خاص شان رکھتا ہے۔ یعنی آپ کے وجود سے ظاہری رنگ میں بھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان دو احادیث کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ یعنی

یتزوج ویولد لہ اور لا المھدی الا عیسیٰ۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم وبارک وسلم انک حمید مجید۔

زکوٰۃ کی رقوم بہت جلد مرکز سلسلہ میں بھجوا دیجئے۔ تاکہ امامِ وقت ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا سرسبز باغ

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

(۲) ناصر احمد — دو لڑکے۔ دو لڑکیاں

(۳) مبارک احمد۔ ایک لڑکا ایک لڑکی

(۴) منور احمد۔ تین لڑکے ایک لڑکی

(۵) حفیظ احمد۔ دو لڑکے

(۶) انور احمد

(۷) اظہر احمد

(۸) رفیق احمد

(۹) ناصرہ بیگم۔ تین لڑکے دو لڑکیاں

(۱۰) امۃ العزیز

(۱۱) امۃ القیوم بیگم

(۱۲) امۃ الرشید بیگم۔ دو لڑکیاں ایک لڑکا

(۱۳) خلیل احمد

(۱۴) رفیع احمد

(۱۵) امۃ النصیر

(۱۶) مرزا حنیف احمد

(۱۷) امۃ الحکیم۔ دو لڑکے ایک لڑکی

(۱۸) امۃ الباسط۔ ایک لڑکی

(۱۹) طاہر احمد

(۲۰) امۃ الجمیل بیگم

(۲۱) امۃ المتین

(۲۲) مرزا وسیم احمد

(۲۳) مرزا نعیم احمد

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

(۲) مرزا مظفر احمد

(۳) مرزا حمید احمد۔ تین لڑکیاں

(۴) مرزا منیر احمد۔ ایک لڑکا ایک لڑکی

(۵) مرزا مبشر احمد۔ ایک لڑکا

(۶) مرزا مجید احمد۔ ایک لڑکی

(۷) امۃ السلام۔ تین لڑکے تین لڑکیاں

(۸) امۃ الحمید۔ ۲ لڑکے ایک لڑکی

(۹) امۃ المجید

(۱۰) امۃ اللطیف

(۱) حضرت مرزا شریف احمد صاحب

(۲) مرزا منصور احمد تین لڑکے دو لڑکیاں

(۳) مرزا ظفر احمد تین لڑکیاں ایک لڑکا

(۴) مرزا داؤد احمد۔ ۴ لڑکیاں

(۵) امۃ الباری بیگم۔ دو لڑکے ایک لڑکی

(۶) امۃ الوحید

(۱) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

(۲) محمد احمد خان۔ دو لڑکے ایک لڑکی

(۳) مسعود احمد خان۔ دو لڑکے دو لڑکیاں

(۴) منصورہ بیگم۔ دو لڑکے دو لڑکیاں

(۵) محمودہ بیگم۔ تین لڑکے ایک لڑکی

(۶) آصفہ مسعودہ۔ ایک لڑکا

(۱) حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

(۲) طیبہ بیگم۔ ایک لڑکا ایک لڑکی

(۳) عباس احمد خان دو لڑکے ایک لڑکی

(۴) طاہرہ بیگم۔ ایک لڑکا ایک لڑکی

(۵) زکیہ بیگم۔ چار لڑکیاں

(۶) قدسیہ بیگم۔ ایک لڑکی

(۷) شاہدہ بیگم

(۸) شاہد احمد خاں

(۹) فوزیہ

(۱۰) مصطفیٰ احمد خاں

درخواست دعا

عزیزم چودھری محمد اعظم واقف زندگی امسال بی۔ ایس۔ سی آنرز فورتھ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں احباب کرام ان کی اعلیٰ کامیابی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ محمد مستان کارکن دفتر وکالت تجارت۔

مشرقی افریقہ پر ایک نظر

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

(۱)

ربوہ میں منعقدہ ایک جلسہ میں زیر صدارت چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے ایک دلچسپ تقریر فرمائی تھی اس کا خلاصہ قارئین کے افادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

برطانوی مشرقی افریقہ تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے (۱) ٹانگانیکا (۲) کینیا کالونی (۳) یوگنڈا۔ یہ تینوں علاقے اگرچہ انگریزوں کے ماتحت ہیں لیکن Status الگ قسم کا ہے۔ ٹانگانیکا یو این او کی ٹرسٹی شپ کے ماتحت ہے لیکن اس کا انتظام انگریزوں کے ماتحت ہے کینیا انگریزوں کی نو آبادی ہے۔ یوگنڈا میں برائے نام ایک بادشاہ ہے جسے مٹوسا اول سکینڈ کہتے ہیں جس کے ماتحت وزراء اور ان کے ماتحت چیف ہوتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو حکومت میں کوئی دخل نہیں عملی طور پر حکومت انگریزوں کی ہے۔

ان علاقوں کے علاوہ جزائر زنجبار اور پمبا بھی اس علاقہ کے ساتھ ملحق ہیں۔ زنجبار کا علاقہ برائے نام مسلمانوں کے ماتحت ہے لیکن نہ تو وہاں مسلمانوں کی حکومت ہے اور نہ اسلام پایا جاتا ہے۔ سلطان آف زنجبار محض برائے نام بادشاہ ہیں۔ حکومت دراصل انگریزوں کی ہے۔ گو زنجبار میں اسلام پہلے پہنچا مگر وہاں کے رہنے والے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ڈاڑھیاں رکھی ہوئی ہیں جبے پہنتے ہیں۔ اور اسی کو اسلام سمجھتے ہیں۔ بعض سوڈانی قبائل بھی وہاں آباد ہیں ان کی بھی ایسی ہی حالت ہے۔ ان کی قبیلہ میں بہترین بیوی وہ سمجھی جاتی ہے جو بہترین شراب بنا سکتی ہو۔

ممباسہ کا علاقہ بھی دراصل زنجبار کا ہی ایک صوبہ تھا لیکن انگریزوں کے قبضہ میں ہے اور اسے ممباسہ پروٹیکٹوریٹ کہا جاتا ہے

بعض جگہوں کی آب و ہوا اچھی ہے خصوصاً ہائی لینڈز کی جہاں انگریز کثرت سے آباد ہیں۔ نیروبی کی آب و ہوا بہت اچھی ہے مچھر بھی بہت کم ہے لیکن بعض حصے ایسے ہیں جہاں مچھر دانی کے بغیر سونا مشکل ہے ذرا سی بے احتیاطی سے انسان کو ملیریا کا شکار ہو جاتا ہے۔ پانی میں کیلشیم نہ ہونے کی وجہ سے دانتوں کی بیماریاں زیادہ ہیں۔

[illegible] جلدی بیماریاں عام ہیں

اس علاقہ میں کالی نسل کے مختلف قبائل بستے ہیں۔ زیادہ قبیلوں میں سے کینیا میں ککویو اور یوگنڈا میں باگنڈا قبائل ہیں۔ شہروں میں بالعموم انڈین پاکستانی اور یورپین لوگ آباد ہیں

پنجابی بھی کثرت سے ہیں نیروبی میں ایک River Road ہے وہاں جائیں تو یوں معلوم ہوتا ہے گویا لاہور کے کسی حصہ میں پھر رہے ہیں۔ کینیا کالونی میں صرف قریباً چودہ ہزار کی تعداد میں آباد ہیں۔ ساحلی علاقہ میں عربوں کی آبادی عام ہے۔ لیکن ان کی حالت اس قدر گر چکی ہے کہ ان کا Status حبشیوں سے بھی Mombasa سے بھی گر گیا ہے۔

افریقن لوگ لامذہب ہیں اور ان میں سے ایک حصہ عیسائیت قبول کر چکا ہے اور ایک حصہ اسلام میں داخل ہو چکا ہے۔

لینگوا فرینکا سواحیلی ہے۔ سواحیلی ساحل کی طرف منسوب ہے جو ساحل کی جمع ہے [illegible] زبان جو ساحلی علاقہ میں بولی جائے۔ یہ زبان دنیا کی [illegible] مشہور زبانوں میں شریک ہے اور اڑھائی کروڑ لوگ اسے بولتے ہیں۔ سواحیلی زبان آج سے پچاس سال پہلے تک عربی الفاظ میں لکھی جاتی تھی۔ اس میں نصف کے قریب الفاظ عربی کے ہیں۔ عرب جب اس علاقہ میں آئے تو عربی اور یہاں کی دوسری زبانوں سے یہ زبان ترکیب پائی پرانی دستاویزات عربی رسم الخط میں ہیں۔ لیکن اب یہ رسم الخط معدوم ہو گیا ہے۔ یہ زبان انگریزی رسم الخط میں لکھی جانے لگی ہے۔

افریقنوں کی تعلیمی حالت نہایت کمزور ہے۔ سارے علاقہ میں ایک کالج ہے جو کمپالہ (یوگنڈا) میں ہے اور اس کا نام مکریرے کالج ہے۔ اب عیسائی مشنوں نے جابجا سکول کھولے ہیں اور معاشرہ میں عیسائی افریقن نظر آنے لگے ہیں۔ افریقن لوگوں میں تعلیمی شوق پایا جاتا ہے۔ معمولی پڑھا لکھا آدمی اگر کوئی اشتہار بازار میں گرا ہوا پائے تو وہ اسے اٹھا لیتا ہے۔ اور نہ صرف خود پڑھتا ہے بلکہ کسی اور دوست کو بھی بھیج دیتا ہے۔

نیروبی سے ایک ہفتہ وار اخبار [illegible] نکلتا ہے۔ جو ۴۰ ہزار کی تعداد میں چھپتا ہے اور ایک ہفتہ وار رسالہ ۳۰ ہزار کی تعداد میں چھپتا ہے ہمارے ملک میں کسی اردو اخبار کی اتنی اشاعت نہیں۔ اس سے افریقن لوگوں کے علمی شوق کا پتہ لگتا ہے

افریقن لوگ نہایت ابتدائی حالت میں ہیں اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے ان کی تعلیمی حالت نہایت کمزور ہے۔ سارے مشرقی افریقہ میں دو مدرسے گریجوایٹ بھی نہیں پائے جاتے۔ اس تعلیمی پستی کی وجہ سے افریقن لوگوں کا حکومت میں بہت کم حصہ ہے ہندوستانی اور پاکستانی جو وہاں تین لاکھ کی تعداد میں پائے جاتے ہیں سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں۔ آفیشل گریڈ میں صرف یوروپین ہیں۔

مشرقی افریقہ میں یورپین لوگ ۴۰ ہزار تعداد میں آباد ہیں (کینیا ۲۸ ہزار۔ یوگنڈا ۲ ہزار۔ ٹانگانیکا ۱۰ ہزار) یہ ساری آبادی محض افسروں کی ہی نہیں بلکہ ان میں سے بھی ایک حصہ بڑے بڑے زمینداروں پر مشتمل ہے جن کے وہاں بڑے بڑے فارم پائے جاتے ہیں۔ یورپین لوگ زیادہ تر ہائی لینڈز میں آباد ہیں۔ کونسلوں میں ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کو بھی نمائندگی دی جاتی ہے۔ کینیا کی اسمبلی میں پانچ ہندوستانی ممبر ہوتے ہیں جن میں سے دو مسلمان ہوتے ہیں اور تین ہندو۔ اب مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا گیا ہے۔ اس لئے آئندہ دو مسلمان مستقل طور پر اسمبلی کے ممبر ہوں گے اور ہندوؤں کو چار سیٹیں مل جائیں گی۔ یوگنڈا کی اسمبلی میں [illegible] انڈین اور سات حبشی ممبر ہوتے ہیں۔

ہر علاقہ کا الگ الگ [illegible]

سیکرٹری آف کالونیز کے سامنے

ہر گورنر کی ایک مجلس عاملہ ہے جو علاقہ پر حکومت کرتی ہے۔ تینوں علاقوں کی ایک مشترکہ سنٹرل ایسٹ افریقن اسمبلی ہے جس کے ماتحت وہی سروسیں ہیں۔ جو تینوں علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً ڈاکخانہ ریل اور دیگر ادارے

لوگ بالعموم جنگلوں میں رہتے ہیں۔ مکانات جنگل میں کافی دور اور بکھرے ہوئے ہیں۔ صرف چند قصبات ہیں اور سارے مشرقی افریقہ میں صرف نیروبی ہی ایک ایسا شہر ہے جسے شہر کہا جا سکتا ہے باقی مشہور قصبات ممباسہ۔ کمپالہ اور دارالسلام ہیں۔ ممباسہ ایک عمدہ بندرگاہ ہے جس کی ۵۵ ہزار کے قریب آبادی ہے۔ دارالسلام اور ٹانگا علی الترتیب کینیا۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے دارالخلافے ہیں۔

کیلا اس علاقہ کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کا پھل کھایا جاتا ہے۔ ریشوں سے رسیاں بٹی جاتی ہیں تنے کا خشک چھلکا مکان کے چھتوں کے کام آتا ہے۔ چھتوں پر گھاس ڈال کر چھت تیار کی جاتی ہے

ممباسہ جو بڑی بندرگاہ ہے۔ بمبئی سے سمندری جہاز وہاں سات دنوں میں پہنچتا ہے اور کراچی سے ہوائی جہاز کے ذریعہ انسان تیرہ گھنٹے میں وہاں پہنچ جاتا ہے۔ ڈک جہاز پر سفر کریں تو ممباسہ تک دو سو روپیہ تک خرچ آتا ہے۔ ہوائی جہاز پر مشرقی افریقہ سے آئیں تو کراچی تک ۴۸ سو شلنگ خرچ آتا ہے۔ اس رقم میں واپسی کرایہ شامل ہے۔ ایک طرف کا کرایہ ۱۵۰۰ شلنگ ہے

۱۹۳۴ء میں اس خیال سے کہ ہمسایہ ملک میں آباد ہندوستانی مسلمانوں سے مدد لے کر وہاں احمدیت کے خلاف محاذ قائم کیا جائے۔ سائیں لال حسین اختر مشرقی افریقہ گئے۔ احمدی جماعتوں کی [illegible] کی طرف سے مجھے وہاں بھجوایا گیا اور لال حسین [illegible] میرے تین مناظرے ہوئے۔ ان مناظروں کا اثر اس بات سے ظاہر ہے کہ سائیں لال حسین نے وہاں رہنے کی انتہائی کوشش کی لیکن سائیں [illegible] موصوف اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔

(باقی)

اعلان

تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو

فرمایا ــــ "اگر تم دیانت داری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو ـــ

اے مردو! اور اے عورتو!! تمہارا فرض ہے۔ کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔

زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے۔ کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالےٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو۔ اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"

پس اے تمام لوگو!!! جو تحریک جدید کے پہلے دور میں شامل تھے۔ لیکن انقلاب کے بعد شامت اعمال سے رہ گئے ہیں۔ سو اب دفتر اول کے اٹھارہویں سال میں شامل ہو جائیں۔ اور جو ان کے گذشتہ سال رہ گئے ہیں۔ ان کا چندہ اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق کچھ اس سال میں کچھ آئندہ سال کے ساتھ دے لیں۔ ایسے احباب اب بھی وعدہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ اٹھارہویں سال کی رقم ہی دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔ اور وہ احباب جو اب تک شامل نہیں ہوئے۔ وہ دفتر دوم کے سال اول میں شامل ہو کر اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانی کریں۔ اللہ تعالےٰ ہی ان کے دل پر تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونے کا اقرار فرمائے۔ اسی کی توفیق اور اسی کے فضل و کرم سے سب کام سر انجام پاتے ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بدین سندھ میں تبلیغی جلسہ

۱۶ اپریل کو سات بجے شام جماعت احمدیہ بدین کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض چوہدری رحمت اللہ صاحب نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم ملک جلال الدین صاحب نے فرمائی۔ ملک عنایت اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کی اصلاحی خدمات تبلیغی مشنوں اور انکے اعلیٰ نتائج پر روشنی ڈالی۔ تقریر سندھی زبان میں تھی جو نہایت سکون اور توجہ سے سنی گئی۔ شہر میں جلسہ کے متعلق عام منادی کے علاوہ معززین کو خاص دعوت ناموں کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ حاضری اڑھائی صد کے قریب تھی۔

دوسرے روز ۱۷ اپریل کو تلہار سندھ میں جلسہ کیا گیا۔ شہر میں منادی کروا دی گئی۔ اور شہر کے عین وسط میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ مکرم مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور نشانات پر تقریر فرمائی۔ تقریر میں احمدیت کے نقطہ نگاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان بھی بیان کی گئی۔ جس کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

(خاکسار ملک منیر احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بدین سندھ)

مشرقی پاکستان کے اخبار کے خریدار نوٹ فرمالیں

ایک سال کے لئے	قیمت اخبار	۲۴-۰-۰ روپے
	خرچ ہوائی ڈاک	۳۲-۰-۰ "
		۵۶-۰-۰ "
چھ ماہ کیلئے	قیمت اخبار	۱۳-۰-۰ "
	خرچ ہوائی ڈاک	۱۶-۸-۰ "
		۲۹-۸-۰ "
تین ماہ کیلئے	قیمت اخبار	۷-۰-۰ "
	خرچ ہوائی ڈاک	۸-۴-۰ "
		۱۵-۴-۰ "
دو ماہ کیلئے	قیمت اخبار	۵-۰-۰ "
	خرچ ہوائی ڈاک	۵-۸-۰ "
		۱۰-۰-۰ "
ایک ماہ کیلئے	قیمت اخبار	۲-۸-۰ "
	خرچ ہوائی ڈاک	۲-۱۲-۰ "
		۵-۴-۰ "

جن خریداروں کی قیمت اخبار جس قدر دفتر میں آئی ہوئی ہے مندرجہ بالا حساب کے مطابق ان کی خدمت میں اخبار بھجوانا شروع کر دیا ہے

اس شرح کے مطابق قیمت وصول ہو جانے پر اخبار ارسال خدمت ہو سکے گا۔ بصورت دیگر معذوری ہوگی۔

منیجر

نیپال کو کلی طور پر بھارت میں شامل کرنے کی مخالفت

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ نیپال کی نیشنل کانگرس کے صدر ڈاکٹر ڈی۔ آر۔ رجمی نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے۔ کہ فی الحال بادشاہ حکومت کو اپنی نگرانی میں لے لیں۔ اور ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے جائیں۔ مسٹر رجمی نے کہا۔ کہ بادشاہ کو مشورہ دینے کے لئے مشیروں کی ایک جماعت مقرر کی جائے۔ اگر بادشاہ صرف سرکاری عہدیداروں کو ہی اپنا مشیر مقرر کرنا چاہیں۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ انتخابات کے ختم ہونے تک نیپال میں دفعہ ۹۳ کا نفاذ بہت مفید ثابت ہوگا۔ انہوں نے انکشاف کیا۔ کہ وزیر اعظم بھارت کے ساتھ ملاقات کے دوران میں انہوں نے بتایا تھا کہ بھارت نیپال میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے حق میں ہے پنڈت نہرو نے یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ ملک میں جلوسوں اور جلسوں پر سے بھی پابندیاں دور کر دی جائیں۔ پنڈت نہرو نے مسٹر رجمی کی یہ تجویز بھی منظور کر لی ہے۔ کہ انتخابات کے دوران میں بھارتی مبصرین یہ جائزہ لینے کے لئے جائیں۔ کہ وہاں غیر جانبداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور انتخابات آزادانہ ماحول میں ہو رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے اس تجویز سے بھی اتفاق کیا ہے۔ کہ کسی بھارتی ہائی کورٹ کے جج کو نیپال میں چیف جج مقرر کیا جائے۔ مسٹر رجمی نے بتایا۔ کہ پنڈت نہرو نے ان کی اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ کہ ایک نان پارٹی نگران حکومت مقرر کی جائے کمیونسٹ پارٹی پر سے پابندی دور کرنے اور وارنٹ منسوخ کرنے کا مسئلہ زیر بحث نہیں آیا۔ اس مسئلہ پر نیپال کے سیکیورٹی ایکٹ کی تنسیخ کے سلسلے میں پھر بات چیت ہوگی۔ مسٹر رجمی نے بھارت کے ساتھ نیپال کے مالی الحاق کی حمایت کی۔ لیکن فی الحال ملک کو بھارت میں شامل کرنے کی مخالفت کی۔ اس مسئلہ کو نیپالی عوام کے فیصلہ پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ (داستار)

ہٹلر کے یوم پیدائش کی تقریب

برلن ۲۲ اپریل۔ ۲۰ ہزار نیو نازیوں نے تمام جرمنی میں گذشتہ ہفتے جلسے کر کے ہٹلر کا یوم پیدائش منایا۔ پولیس کی دخل اندازی سے بچنے کے لئے صرف بیس بیس اشخاص کی میٹنگ کی گئی۔ تقریب منانے والوں نے فیوہرر کی تعریف میں گیت گائے۔ نیو نازی پارٹی کے بڑے بڑے ارکان نے تقریریں کیں۔ اور جدید مین کیمف میں سے اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ یہ کتاب ہٹلر کی زندگی کے متعلق ڈاکٹر مارٹین لیو پیلین نے لکھی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے عہدیداروں نے برلن کے چند خفیہ اجلاسوں میں شرکت کی۔ مشرقی جرمن میں نیو نازیوں کی مغربی جمہوریت کے خلاف نبرد آزما ہونے کے سلسلہ میں حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ اس امر کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کہ روسی مغرب میں نیو نازی تحریک کی مالی امداد کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۷۰ سے زیادہ سابقہ نازی لیڈر اس تقریب کو منانے کے لئے مغربی منطقے میں داخل ہوئے۔ (داستار)

شام میں تمام سیاسی پارٹیوں کا خاتمہ

دمشق ۲۲ اپریل۔ شام میں سیاسی پارٹیوں کے خاتمہ کی بابت ۷ اپریل کو جو فرمان شائع ہوا تھا۔ وہ بغیر کسی گڑبڑ کے پاس ہو گیا ہے۔ اخبارات میں اس اقدام کو سراہا گیا ہے۔ ملک میں امن و سکون کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ میں اس موقعہ پر کرنل ادیب شیشکلی سعودی عرب کے دورہ پر چلے گئے تھے۔ اس فرمان کا اثر ایک اخبار "اشتراکیہ" پر بھی پڑتا ہے۔ یہ شامی سوشلسٹ پارٹی کا ہفتہ وار اخبار بند کر دیا جائیگا۔ ایک اور معمولی تبدیلی یہ ہوئی ہے۔ کہ "الجیل الجدید" اپنی پارٹی کے نشان کے بغیر شائع ہوگا۔ یہ ایک سرخ شعلہ سا تھا۔ جو اخبار کے صفحہ اول اور دیگر لٹریچر میں شائع کیا جاتا تھا۔ نئے فرمان کے بعد کی اشاعت میں "الجیل الجدید" نے لکھا۔ کہ ماضی میں ذمہ دار اشخاص جو مقصد حاصل نہ کر سکے۔ یہ اسکی جانب پہلا قدم ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایسا قانون گزٹ کیا جائے۔ جس کے تحت سیاسی پارٹیاں باقاعدگی اختیار کر لیں۔ اور قومی ڈھانچے کے تحت آزادی کی بنیادیں استوار ہوں۔ یہاں عام طور پر باور کیا جاتا ہے۔ کہ نئے فرمان کا مقصد یہ ہے۔ کہ شام کی سوشلسٹ پارٹی جس کے لیڈر اکرام حورانی ہیں۔ اس کو ختم کیا جائے۔ یہ اخبار کھلم کھلا اپنے اخبار میں روسی پروپیگنڈے کی اشاعت کرتی رہی۔ (داستار)

لبنان گندم درآمد کریگا

بیروت ۲۲ اپریل۔ حکومت لبنان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امریکہ اور کینیڈا سے بہت بڑی مقدار میں گیہوں درآمد کر کے موجودہ ذخیروں میں اضافہ کیا جائے۔ یہ ذخیرہ تین ماہ تک کافی ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ آج لاہور ضلع مفاد عامہ کمیٹی کا اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں لوگوں کی کئی ایک شکایات پر غور کیا گیا۔

عرب و ایشیائی ممالک کے اجلاس میں مسئلہ طیونس پر مزید غور و خوض

امریکہ صرف کوریا کا مسئلہ ہی جنرل اسمبلی میں پیش کرنیکے حق میں ہے

نیویارک ۲۲ اپریل۔ کل عرب ایشیائی بلاک کا اجلاس مسئلہ طیونس کے سلسلے میں مزید اقدامات پر غور کرنے کیلئے انڈونیشی مندوب کے دفتر میں منعقد ہوا۔ واشنگٹن میں ایک عرب سفیر جس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے نے بتایا کہ امریکی محکمہ خارجہ کے اعلیٰ عہدیداروں نے اس عندیہ کا اظہار کیا ہے کہ اگر ایک ماہ کے اندر اندر فرانس اور طیونس کے درمیان بات چیت سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا تو امریکہ اس مسئلہ کو حفاظتی کونسل میں پیش کئے جانے کے حق میں رائے دیگا۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ ابھی بحث نہ کی جائے۔

اس طرح جنرل اسمبلی کا وہ خاص اجلاس طلب نہیں کرنا پڑے گا جس کیلئے طیونس کی شکایت کی حمایت کرنے والے کوشش کر رہے ہیں۔

کوریا کے سلسلے میں جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے کی توقعات البتہ بڑھ گئی ہیں۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ اس سیشن میں کوریا کے علاوہ اور کوئی مسئلہ ایجنڈے میں شامل نہیں کرانا چاہتا۔ سپیشل اسمبلی بلانے کیلئے عرب ایشیائی بلاک کو ۳۱ ووٹوں کی ضرورت ہے اور اگر انہوں نے کوریا والے سیشن میں طیونس کا مسئلہ پیش کرنا چاہا تو انہیں اہم ووٹ درکار ہوں گے۔ (داستار)

جنوبی افریقہ کی صورت حال

لنڈن ۲۲ اپریل۔ نیوز کرانیکل کا نامہ نگار اپنی پہلی خاص رپورٹ میں رقمطراز ہے کہ جنوبی افریقہ کی صورت حال بہت زیادہ بگڑتی جا رہی ہے۔ برسر اقتدار اور حزب مخالف دونوں کو یہ خطرہ اغلب تو نہیں مگر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ یونین ٹوٹ جائے گی

نامہ نگار مذکور کیپ ٹاؤن سے لکھتا ہے کہ پارلیمنٹ میں ملاں کے رویے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت پریشان ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلوں کو بے اثر کرنے کی غرض سے ایک پریوی کونسل کے قیام سے بھی ملاں کے انتہا پسند حامیوں اور حزب مخالف کے درمیان ٹکر ناگزیر ہے انتخابات کے علاوہ کوئی پر امن حل اس بحران کا نہیں ہے۔ (داستار)

شام میں ناخواندگی دور کرنیکی کوشش

دمشق ۲۲ اپریل۔ شامی حکام گرمیوں کی تعطیلات کے دوران میں ایسے کورس جاری کرنے والے ہیں۔ جن کی مدد سے چند سالوں کے اندر اندر ملک میں ناخواندگی کو دور کر دیا جائے گا۔

یہ کورس ہر عمر کے افراد کے لئے ہوں گے۔ انہیں باقاعدہ اساتذہ اور سابق طالب علم تعلیم دیں گے۔ (داستار)